عِيدُ الْفِطْرِ الْمُبَارَكُ

الْخُطْبَةُ الأُولَى:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

اللَّهُ أَكْبَرُ مَا تَعَاقَبَتِ الْأَعْيَادُ وَالْمَسَرَّاتُ، وتَعَاوَنَتْ عَلَى الْبِرِّ الْمُجْتَمَعَاتُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ رَبُّ الْبَرِيَّاتِ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ الْمَبْعُوثُ بِالرَّحَمَاتِ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أُولِي الْفَضَائِلِ وَالْمَكْرُمَاتِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ بِتَقْوَى رَبِّكُمْ، وَالْفَرَحِ بِعِيدِكُمْ، الَّذِي نُبَارِكُ لَكُمْ قُدُومَهُ، سَائِلِينَ اللَّهَ تَعَالَى أَنْ يُعِيدَهُ عَلَيْنَا وَعَلَى قِيَادَتِنَا وَوَطَنِنَا وَمُجْتَمَعِنَا: بِكُلِّ فَرَحٍ وَخَيْرٍ، وَسَعَادَةٍ وَبِرٍّ.

عید کی خوشیوں سے سَرشار میرے بھائیو! اِس وقت جبکہ ہم "عامُ المجتمع"، یعنی "معاشرتی یکجہتی کے سال" میں عید کے پُرمَسرّت موقع کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں، تو ایک عظیم آیت ہمیں اپنے معنی میں غور و فکر کی دعوت دیتی ہے، جو کہ آیاتِ صیام کی تمہید بھی ہے، اور نیکی کی اَقدار کو شُمار کرنے والی بھی ہے، اُس آیتِ کریمہ میں اللہ رب العزت

فرماتے ہیں:﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾. "یہی نیکی نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق اور مغرب کی طرف پھیرو بلکہ نیکی تو یہ ہے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے"، پھر اللہ تعالیٰ نے اِس آیت میں نیکی کے اَٹھارہ اوصاف بیان فرمائے، جن میں سات اِیمان وعبادات سے متعلق ہیں، اور گیارہ معاشرے کے فرائض پر مشتمل ہیں، اور پھر آیت کا اختتام اِس فرمان پر فرمایا: ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ﴾، "یہی سچے لوگ ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں"، پس تقویٰ تو نیکی کا رفیقِ کار ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى﴾"اور آپس میں نیک کام اور پرہیزگاری پر مدد کرو"، اور نیکی درحقیقت، تقویٰ ہی کا ثمرہ ہے، جیسا کہ رب تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقَى﴾، "لیکن نیکی یہ ہے کہ جو کوئی اللہ سے ڈرے".

تو میرے بھائیو! ہمیں چاہیے کہ عید کے اِس پُرمَسرَّت موقع پر اِن اَعلیٰ اَخلاقی اَقدار میں غور وفکر کریں، کیونکہ عربی لغت میں "بِرّ" وُسعت اور شُمولیت کے معنی میں آتا ہے، اور

اِسی سے خُشکی کو "برّ" کا نام دیا گیا ہے؛ کیونکہ اُسکا رقبہ وسیع تر ہے، اور اِسی طرح سے "البِرّ" یعنی نیکی کا جوہر و مفہوم بھی ہے، یعنی اَعمالِ خیر میں وسعت ہو، اور بَھلائی کا دائرہ کار پھیلتا چلا جائے. میرے بھائیو! نیکی کی عظمت و اہمیت اُجاگر کرنے کے لیے، اور اُسکی مرکزی حیثیت اور بنیادی کردار کو بیان کرنے کے لیے قرآنِ کریم میں تیس سے زائد مقامات پر اِسکا ذکر ہوا، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خود اپنی ذاتِ عالیہ کو "البَرّ" سے موسُوم فرمایا، جو اِس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اُس کا کَرَم و اِحسان اُسکی تمام مخلوقات کو محیط ہے، لہٰذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی ذات ہے جو ﴿الْبَرُّ الرَّحِيمُ﴾ ہے، یعنی "بڑا ہی احسان کرنے والا نہایت رحم والا".

اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، وَلِلَّهِ الْحَمْدُ

میرے بھائیو، عید کا جشن منانے والو! ماہِ رمضان، جسے آپ نے ابھی الوداع کہا، درحقیقت معاشرے کے ساتھ نیکی و بھلائی کا موسم تھا، جس میں آپ سب ایک چاند پر متحد ہوئے، اور خیر کے کاموں میں ایک دوسرے کے شانہ بَشانہ رَہے، یہ مبارک مہینہ، ضبطِ نفس اور یکجہتی کا مہینہ تھا، اِحساس و عبادات کا زمانہ تھا، عطاء و اِحسان کا عَہدِ زرّیں

تھا، اور معاشرے کے ساتھ دردمندی کا دَورِ لمعان تھا، اور آپ جانتے ہیں معاشرہ کیا ہے؟ یہ ایک مضبوط و مستحکم ڈھانچہ ہے، یہ ایک مربوط، نہ بکھرنے والا شیرازہ ہے، جس کے بنیادی اَرکان: ماں باپ، بیٹا بیٹی، بہن بھائی، شوہر و بیوی، دوست و پڑوسی، غنی و مُحتاج، اور ہر صغیر و کبیر، ہیں، لہٰذا ایک مثالی معاشرہ نیکی کی بنیاد پر قائم رہتا ہے، اور اِس میں اَوَّلِیَّت و اَوۡلَوِیَّت "والدین کی فرمانبرداری" کو حاصل ہے، پھر یہ نیکی تمام اَفرادِ معاشرہ کو شامل ہو جاتی ہے، جسکا دائِرہ کار مَحارِم اور رشتہ داروں، ہمسایوں اور دوست اَحباب، یہاں تک کہ غیر مسلموں تک پھیل جاتا، ہے، ربُّ العالَمین کے اِس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾، "اِس بات سے کہ تم اُن سے بھلائی کرو اور اُن کے حق میں انصاف کرو، بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے". اور مومن کی یہی شان ہوتی ہے کہ وہ معاشرے کے ہر فرد کے ساتھ بہترین حُسنِ سُلوک اور اَعلیٰ شرافت و مَروّت کا مظاہرہ کرتا ہے. ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾.

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُم فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ،
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،
اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ.

میرے بھائیو، اپنے معاشرے کے ساتھ نیکی کے علمبردارو! آئیے، ہم اپنی اِس عید کو وفاو اِحسان کی عید بنائیں، اپنے آباؤ اجداد کے اَقدار کی حفاظت کا دن بنائیں؛ جنھوں نے اِس معاشرے کو شرافت و کرامت کی میراث دی، اور اُس کے لیے ایسی مضبوط زمین ہموار کی، جس پر ترقی و کامیابیاں اُستُوار ہوتی ہیں، جی ہاں، ہماری عید اُنھیں ہمارے اَصحابِ عزت وکرم آباء واَجداد کے ساتھ وفا کا دن ہے، جنکے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ قول صادق آتا ہے: ﴿صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ﴾، "جنھوں نے اللہ سے جو عہد کیا تھا اسے سچ کر دکھایا"، جو عمر بھر اپنے مضبوط اصولوں پر ثابت قدم رہے، اپنے وطن سے والِہانہ محبت کرتے رہے، اور اُس کے دفاع میں سِینہ سِپَر رہے، تو کیسے ممکن ہے کہ ہم اُن کے ساتھ وفا نہ کریں، جبکہ رب تعالیٰ نے اُنھیں کی قربانیوں کی بدولت ہمیں ایسے مثالی معاشرے سے نوازا ہے؛ جو اَمن و سُکون کا گھوارہ ہے، استحکام و خوشحالی کی دولت سے

مالامال ہے، ﴿يُجْبَى إِلَيْهِ ثَمَرَاتُ كُلِّ شَيْءٍ﴾، "جہاں ہر قسم کے میووں کا رزق پہنچایا جاتا ہے"، پس ہمیں چاہیے کہ ہم اُن کے نقشِ قدم پر ثابت قدم رہیں، اُن کی جِدّو جَہْد کی راہوں کو عزم و ہمت سے جاری رکھیں، اور اپنے معاشرے کی خیر و فلاح کے لیے اپنی بھرپور صلاحیتیں اور بہترین وسائل بروئے کار لائیں، رب تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾، "ہر گز نیکی میں کمال حاصل نہ کر سکو گے یہاں تک کہ اپنی پیاری چیز سے کچھ خرچ کرو"، پس ہر فرد اپنا قیمتی وقت، اور اپنی حد درجہ محنت کا مظاہرہ کرے، چنانچہ طالبِ علم اپنی تعلیم میں، والد فیملی کے تئیں اپنی ذمہ داریوں میں، استاد اپنی درسگاہ میں، ملازم اپنی ڈیوٹی کے فرائض میں، اور ہر مسؤول اپنے ادارے میں، اور ہر شخص اپنے کام کو احسن طریقے کے ساتھ پایہ کمال تک پہنچائے، اپنی صلاحیتوں کو نکھارے، اور اپنے معاشرے کی ترقی میں حصہ ڈالے، تاکہ وہ اُن "ابرار" میں شامل ہو سکے، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ﴾، "بے شک نیکوکار جنت کی نعمتوں میں ہوں گے!".

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَالتَّابِعِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْ عِيدَنَا هَذَا عِيدَ سَعَادَةٍ وَسُرُورٍ، وَهَنَاءٍ وَحُبُورٍ، وَأَعِدْهُ اللَّهُمَّ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ بِالْخَيْرِوَالِاسْتِقْرَارِ، وَالرُّقِيِّ وَالِازْدِهَارِ، وَأَتِمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشَّيخ رَاشِد، والشيخ خليفة بن زايد وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِك فَسِيحَ جَنَّاتِك، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِك وَغُفْرَانِك.

عِبَادَ اللَّهِ: كُلُّ عِيدٍ وَأَنْتُمْ بِخَيْرٍ.